کرتے رہنا کہ اگر علانیہ ان افعال کا ارتکاب کروں گا تو جنہیں میں تبلیغ کر رہا ہوں وہ مجھ پر حرف زنی کریں گے، یہ تو اپنے اندر منافقت کو پرورش کرنے کا یقینی نسخہ ہے۔ اگر آپ ابتدا ہی میں جب کہ یہ کمزوریاں آپ سے رونما ہو رہی تھیں مجھے اس کی اطلاع دے دیتے تو میں آپ کو اس سے بچانے کی کوشش کرتا، اور اس وقت یہ زیادہ آسان ہوتا۔ مگر اب آپ یہ مرض اچھی طرح پرورش کرنے کے بعد مجھے اطلاع دے رہے ہیں۔

بہر حال اب مجھے آپ کے بچنے کی ایک ہی صورت نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ:

(۱) آپ برابر تبلیغ کرتے رہیں۔

(۲) جن کمزوریوں میں آپ مبتلا ہیں ان کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ترکِ نماز کی بیماری آپ کے اندر موجود ہے تو کبھی لوگوں کے سامنے اس خیال سے نماز نہ پڑھیں کہ وہ آپ کو پابندِ نماز سمجھتے رہیں۔ اور اسی طرح اگر آپ سینما دیکھتے ہیں تو پھر علانیہ اسی جگہ سینما دیکھنے جائیں جہاں آپ لوگوں کے سامنے اس کے خلاف اظہارِ رائے کیا کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ آپ کو ملامت کریں تو اپنے اس فعل کی تاویلیں کرنے کی کوشش نہ کیجیے بلکہ ان سے کہیے کہ میں ضعفِ سیرت کا بیمار ہوں، مجھے اتنی ملامت کرو کہ آخر کار میرا یہ مرض دور ہو جائے۔

اس نسخے کو کچھ مدت آزما کر دیکھیے۔ اگر اپنے اندر کچھ ترقی محسوس کریں تو اس کی اطلاع مجھے دیجیے تاکہ میں آگے کی بات آپ کو بتاؤں؛ اور اگر یہ محسوس کریں کہ اس طریق کار سے آپ کے اندر اُلٹی ڈھٹائی پیدا ہو رہی ہے تو اس کی بھی اطلاع دیں، تاکہ میں دوسری تدبیر سوچوں۔

نکاحِ شغار کی تین صورتیں

سوال: مسلمانوں میں عموماً رواج ہو گیا ہے کہ دو شخص باہم لڑکوں لڑکیوں کی شادی ادل بدل کے اصول پر کرتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی اشخاص مل کر اس طرح کا ادل بدل کرتے ہیں۔ مثلاً زید بکر کے لڑکے کے ساتھ، بکر عمر کے لڑکے کے ساتھ اور عمر زید کے لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا نکاح کر دیتے ہیں۔ ان صورتوں میں عموماً مہر کی ایک ہی مقدار ہوتی ہے

بعض علمائے دین اس طریقہ کو شغار کہتے ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ شغار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بلکہ حرام قرار دیا ہے۔

بحالاتِ موجودہ ایک غریب آدمی یہ طریقہ اختیار کرنے پر مجبور بھی ہوتا ہے، کیونکہ جس آسانی سے دوسرے لوگ اس کی لڑکی کو قبول کرنے پر تیار ہوتے ہیں اس آسانی سے اس کے لڑکے کو رشتہ دینے پر تیار نہیں ہوتے۔

براہِ کرم اس مسئلہ کی حقیقت واضح فرماویں۔

جواب: - عام طور پر ادلے بدلے کے نکاح کا جو طریقہ ہمارے ملک میں رائج ہے وہ دراصل شغار کی تعریف میں آتا ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ شغار کی تین صورتیں ہیں اور وہ سب ناجائز ہیں۔

ایک یہ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو اس شرط پر اپنی لڑکی دے کہ وہ اس کو بدلے میں اپنی لڑکی دیگا اور ان میں سے ہر ایک لڑکی دوسری لڑکی کا مہر قرار پائے۔

دوسرے یہ کہ شرط تو وہی ادلے بدلے کی ہو مگر دونوں کے برابر برابر مہر (مثلاً ۵۰، ۵۰ ہزار روپیہ) مقرر کئے جائیں اور محض فرضی طور پر فریقین میں ان مساوی رقموں کا تبادلہ کر لیا جائے۔ دونوں لڑکیوں کو عملاً ایک پیسہ بھی نہ ملے۔

تیسرے یہ کہ ادلے بدلے کا معاملہ فریقین میں صرف زبانی طور پر ہی طے نہ ہو بلکہ ایک لڑکی کے نکاح میں دوسری لڑکی کا نکاح شرط کے طور پر شامل ہو۔

ان تینوں صورتوں میں سے جو صورت بھی اختیار کی جائے گی، شریعت کے خلاف ہو گی۔ پہلی صورت کے ناجائز ہونے پر تو تمام فقہا کا اتفاق ہے البتہ باقی دو صورتوں کے معاملہ میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ لیکن مجھے دلائلِ شرعیہ کی بنا پر یہ اطمینان حاصل ہے کہ یہ تینوں صورتیں شغارِ ممنوع کی تعریف میں آتی ہیں اور تینوں صورتوں میں اُس معاشرتی فساد کے اسباب یکساں طور پر موجود ہیں جن کی وجہ سے شغار کو منع کیا گیا ہے۔